

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳ ۸ /)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم اے
نمبر ۱ وارث روڈ لاہور } اڈیٹر انچیف

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ ۔ لاہور } اسسٹنٹ اڈیٹر

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم ۔ اے ۔ ایمپرس روڈ ۔ لاہور } منیجر

جملہ خط و کتابت متعلق ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے۔ تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام اڈیٹر ارسال فرماکر ممنون فرمائیں:۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۵ء	نمبر ۳۷

لائل پور چرچ پلپٹ

مسیح یا قیصر؟

یوحنا ۱۹: ۱۵

پس وہ چلائے کہ لے جا لے جا اُسے صلیب دے۔ پیلاطوس نے اُن سے کہا کیا میں تمہارے **بادشاہ** کو صلیب دوں۔ سردار کاہنوں نے جواب دیا کہ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔

یہ ایک ہولناک فیصلہ تھا جو قوم یہود نے اُس دن کیا۔ جبکہ ان کو موقع ملا کہ ایک کو اختیار کریں اور اپنا بادشاہ تسلیم کریں قیصر کو یا مسیح کو۔ اور اُن کا یہ فیصلہ اور بھی بھیانک نظر آتا ہے جبکہ قوم یہود کی تاریخ کی روشنی اس پر پڑنے دیں۔ یہودی اپنی تاریخ کے شروع ہی سے ایک مسیح کے انتظار میں تھے۔ کہ عورت کی نسل سے ایک پیدا ہوگا۔ اور پشتوں سے اُس کے انتظار میں تھے۔ ہر ایک یہودی ماں اس توقع میں تھی کہ مجھ سے مسیح پیدا ہوگا۔ مدتوں سے یہودی قوم اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے دُور سے دیکھ رہی تھی کہ مسیح کی سلامتی کی بادشاہت آئیگی۔ آخرکار جب سلامتی کا شاہزادہ آیا تو اُنہوں نے اس مسیح کو نہ پہچانا اور اپنی قومی تاریخ کے نہایت ہی نازک وقت میں یہودیوں کے نمایندوں اور راہنماؤں نے ایک فیصلہ کیا جس میں اُنہوں نے اپنی قوم کی صدیوں کی امید کا خون کر دیا۔

اس فیصلہ میں اُنہوں نے مسیح کو رد تو کیا۔ مگر اپنے اظہار میں نہایت ہی مکاری اور بزدلی دکھائی۔ سردار اور فریسی چھوڑ ایک عام یہودی آدمی رومی اور رومی حکومت کو بہت نفرت سے دیکھتا تھا اور قیصر اور اُس کی عملداری سے تنگ آئے ہوئے تھے اور جبکہ وہ چلا چلا کر کہتے تھے کہ "قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں"۔ اُن کے دل گواہی دے رہے تھے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں اور مکاری کرتے ہیں۔ غور کریں کہ انہوں نے کیوں ایسا فیصلہ کیا۔ کیوں اُنہوں نے مسیح کو چھوڑ کر قیصر کو بادشاہ تسلیم کیا۔

۱۔ انسان کے فیصلے اُس کی روزمرہ کی زندگی میں اس کے دل کی حالت اور زندگی کے مقصد پر منحصر ہیں۔ ایک خودغرض انسان اپنے فیصلوں میں ہمیشہ اپنی خودغرضی کو مدِنظر رکھیگا۔ ایک فیاض شخص اپنے سارے کاموں میں فیاضی دکھائیگا۔ غرض جس کی تابعداری کے لئے تم اپنے آپ کو غلاموں کی طرح حوالے کر دیتے ہو۔ اس کے غلام ہو۔ خواہ گناہ کے جس کا انجام موت ہے۔ خواہ تابعداری کے جس کا انجام راستبازی ہے"۔ یہودی قوم اس وقت دنیا اور اس کی دولت کی خواہشمند تھی۔ خدا اُن کے دلوں پر حکومت نہیں کرتا تھا۔ بلکہ سردار کاہن اور فریسی عزتِ دنیوی اور جاہ و جلال کے بھوکے تھے خود سردار کاہن بڑی رشوت دیکر اس عہدہ تک پہنچا تھا تاکہ خوب عیش و آرام سے گذارے اور خدا کے گھر اور قوم یہود کو لوٹے۔ ایک عالیشان محل اور اس میں دنیوی عیش و آرام کا سامان محض قیصر ہی کی بدولت تھا اور تعجب نہیں کہ اُنہوں نے مسیح کی جگہ قیصر کی حکومت کو اختیار کیا۔ کیونکہ ان کا مطلب اور زندگی کا مقصد اسی سے پورا ہوتا تھا۔ ان کا یہ فیصلہ دنیا کی محبت آنکھوں کی خواہش اور زندگی کی شیخی پر مبنی تھا۔

پیارے ناظرین غور کا مقام ہے۔ آپ کی زندگی پر کون حکومت کرتا ہے۔ کیا قیصر

یا مسیح - قیصر اس آیت میں دنیا اور جو کچھ دنیا دے سکتی ہے اس کے لئے آیا ہے اور کیا آپ کی زندگی کا مقصد یہی ہے کہ ابھی دنیا کے آرام - دولت اور عزت کو حاصل کریں اور بس - تو آپ قوم یہود کے ساتھ اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ قیصر یعنی دنیا نفرت کرنے کی چیز ہے - اسے اپنی زندگی میں بادشاہ تسلیم کرتے ہو۔

ایک اور باعث تھا کہ یہودیوں نے مسیح کو رد کیا وہ مسیح سے مایوس ہو گئے تھے - وہ مسیح سے ایک دنیوی سلطنت اور اس سلطنت میں بڑی عزت اور رتبے کی توقع رکھتے تھے - وہ امید رکھتے تھے - کہ مسیح ان کو رومیوں کی حکومت اور اُن کے ظلم سے بچائیگا - اور جب مسیح میں اُنہوں نے اس مطلب کو حل ہوتے نہیں دیکھا تو وہ مایوس ہو گئے - اور مسیح کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے کا آخری موقع کھو دیا - "کاش کہ وہ اس وقت کو جب اُن پر نگاہ کی گئی پہچانتے "! نہ صرف اُنہوں نے رد کیا بلکہ اس سے نفرت رکھی - بلکہ اسکو نہایت بُرے مجرموں میں شامل کروایا اور رومی سلطنت کی حقیر ترین سزا یعنی صلیب سے مروا ڈالا -

آج مسیحی کلیسیا ایسے شخصوں سے خالی نہیں ہے جو مسیح کو محض کسی غرض کے لئے مانتے ہیں - کوئی نہ کوئی دنیوی غرض اُن کا مقصد ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں کئی سالوں کے انتظار کے بعد جب مطلب پورا ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے وہ مسیح کے جوئے کو اُتار کر قیصر کے جوئے کو اختیار کرتے -

آج ہزاروں مسیحی ایسے ہیں جو مسیح کو بادشاہ بنانے کو تیار ہیں" کیونکہ وہ روٹیاں کھا کر سیر ہوئے ہیں" نہ یہ مسیح نہ ہی اُن کے دلوں میں سکونت کرتا ہے نہ ہی حکومت کرتا ہے مسیح کی حقیقی منزلت اور رضا ان کے دل میں نہیں ہے - معصیت کی ذرا سی آگ اُنہیں مسیح کی طرف سے مایوس کردیگی - دنیا اور اُس کی جھوٹی شان و شوکت کی خواہش مسیح اور اُسکی حقیقی برکتوں کے مقابلہ میں انہیں جلد لبھالیتی ہے - خیال کیجئے ایسے شخص جو مسیح سے فقط اسی دنیا میں امید رکھتے ہیں کیسے "سب آدمیوں سے بدبخت ہیں"! میں کسی دوسرے مضمون میں پیش کرونگا - کہ ایسے شخص جو مسیح کو محض کسی ہلکی بات کے لئے یعنی کسی دنیوی غرض کے لئے قبول کرتے ہیں وہ کتنی ہی بیش بہا برکتوں اور سعادت دارین سے محروم رہتے ہیں وہ اس شخص کی مانند ہیں جو کسی شاہی خزانے کے باہر ہی سے کوئی معمولی قیمتی پتھر اُٹھا کے چلا آئے - اور اندر جاکر نہ دیکھے کہ کئی قسم کے بیش بہا موتی اور جواہرات اور بیش قیمت پتھر موجود ہیں جن کو وہ لے سکتا تھا -

میں مکرر آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کا کیا فیصلہ ہے کیا مسیح آپ کا بادشاہ ہے - کیا مسیحی محبت - ایثار نفسی - خود انکاری - خدمت کی خواہش حلم اور نرم مزاجی آپ کی زندگی میں یہاں تک غالب ہیں کہ آپ کے فیصلے انہی نیک صفات سے متاثر ہوتے ہیں یا برعکس اس کے خودغرضی - خودنمائی - نفرت - نفاق اور اس دنیا کی جھوٹی شان آپ کی مالک ہیں - آپ کا بادشاہ کون ہے

قیصر یا مسیح -

وزیر چند

آریہ سماجوں میں ملاپ کیوں نہیں ہوتا

جہاں ہندؤوں کو مسلمانوں سے حلال اور حرام جانوروں کے متعلق اختلاف ہے - وہاں آریہ سماج کے اندر گوشت خوری کا . . . جھگڑا چلا آتا ہے - ایک حصہ غالب گوشت خوری کا حامی ہے اور حصہ قلیل گوشت خوری کے قطعی طور پر خلاف ہے - اسی وجہ سے دونوں پارٹیوں کو گھاس پارٹی اور ماس پارٹی کے ناموں سے پکارا جاتا ہے اور بارہا اس مسئلہ پر دونوں جماعتوں میں زبردست بحثیں ہو چکی ہیں - اور کئی ایک رسائل بھی موجود ہیں - ماس پارٹی کا اصلی نام پرادیشک پرتی ندھی ہے - اور اُس کی طرف سے آریہ گزٹ باقاعدہ جاری ہے - دوسری پارٹی میں زبردست شخصیت مسٹر کرشن کی ہے - جو کہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری ہیں - آپ نے سماج کی جانب سے پرکاش نام کا ایک ہفتہ وار اخبار جاری کر رکھا ہے - دونوں اخباروں کے مطالعہ سے بعض اوقات آریہ سماجیوں اور سماج کی اندرونی تصویر نظر آجاتی ہے - چونکہ سماجی حضرات نہایت دوراندیش ہیں - وہ اپنے اختلافات کو پبلک میں مسیحیوں اور مسلمانوں کی شکل ظاہر نہیں کرتے اس لئے جو تھوڑا سا اختلاف بھی ان اخباروں میں ظاہر کیا جاتا ہے وہ ایک بہت بڑے قضیہ کا محض نمونہ ہوتا ہے - اس لئے آریہ سماج کی اصل حالت کا بمشکل پتہ لگتا ہے -

پرکاش مجریہ ۱۵ بھادوں مطابق ۳۰ اگست سال رواں میں "آریہ سماجوں میں ملاپ" عنوان کا ایک مضمون نکلا ہے - جس میں مسٹر کرشن نے لکھا ہے کہ

کچھ عرصہ سے آریہ سماجوں میں ملاپ کا سوال چل رہا ہے - گذشتہ مئی میں بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے جنرل اجلاس میں ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی کہ وہ اس بات پر وچار کرے - پچھلے جنرل اجلاس میں یہ مسئلہ پیش نہ ہو سکا - اب کانوں کان یہ چرچا چل رہا ہے کہ اب پرادیشک پرتی ندھی سبھا نے ماس بھکشن (گوشت خوری) کے خلاف رزولیوشن پاس کیا ہے - مگر اس کی نقل نہ مل سکی - میں نے یہ نقل حاصل کرنے کے لئے جو کوشش کی اُس کا ثبوت اس خط و کتابت سے ملیگا جو اس سبھا کی طرف سے آریہ پرادیشک سبھا کے ساتھ کی گئی تھی جسے ذیل میں درج کرتے ہیں -

پہلا خط (۲۲ بیساکھ سمت ۱۹۸۲) عرض ہے کہ گوشت خوری کے متعلق آپ کی سبھا نے (دیکھو صفحہ ۱۱)

نور افشاں

مطبوعہ ۱۱ستمبر ۱۹۲۵ء

کسی چیز کی اصلیت و اعتبار کے معنے

زمانہ ماضی قریب یا ماضی بعید سے جو اشیاء موجودات عالم ہمارے زمانہ میں پہنچ چکی ہیں اور ہمارے علم کے معلومات قرار پا چکی ہیں وہ تمام اشیاء خواہ کسی قسم کی ہوں اپنی ہستی اور اپنے وجود کی ہمارے علم و آگاہی میں خود گواہ و شاہد ہیں۔ اس بات کا ہم پیشتر بھی اشارہ کر چکے ہیں۔

موجودات عالم کی موجودہ چیزوں میں خود ہماری ہستیاں ہیں۔ کل اقسام حیوانات و نباتات و معدنیات ہیں۔ کل اجرام فلکی ہیں۔ زمین اور اس کی معموری ہے علم انسانی بھی ان اشیاء میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ کل نظام سلطنت اور ان کے قوانین ہیں۔ کل تمسکات و کاغذات سرکاری ہیں جو لوگوں کی جائداد سے متعلق ہیں۔ کل کتب دینی و دنیوی ہیں۔ غرضیکہ موجودات عالم کی کل چیزیں جو ہمارے علم و آگاہی میں موجود ہیں وہ اپنی ہستی کی آپ شاہد و گواہ ہیں۔ ان میں سے کسی ایک چیز کی بابت یہ سوال اُٹھا کر دیکھو کہ کیا **فلاں چیز اصل و قابل اعتبار ہے؟** تو ہمیں جملہ "اصلیت و قابل اعتبار" ہونے کے کچھ معنے معلوم ہو جائینگے۔

جب ہم زیر تفتیش چیز کی بابت سوال مذکور اُٹھائینگے تو ہمارا مطلب یہ ہوگا کہ آیا زیر تحقیق چیز اپنی اسی حالت میں موجود ہے۔ جس حالت میں اُس نے زمانہ ماضی میں جنم لیا تھا؟ آیا زیر تحقیق چیز اپنے حجم و ضخامت میں اتنی ہی ہے جتنی کہ اپنی پیدائش کے وقت تھی؟ آیا زیر تحقیق چیز بجنسہ وہی ہے جو اپنے جنم دن کے روز پہلی دفعہ دنیا کی آگاہی میں آئی تھی! اس کے حجم و ضخامت میں۔ اس کی صورت و شکل میں۔ اُسکی ہستی کے تواتر و سلسلہ میں کوئی تبدیلی تو نہیں ہو گئی اُسکی جگہ کسی دوسری غیر جنس چیز نے تو نہیں لے لی؟ زمانہ ماضی میں زیر تحقیق چیز کی ہستی کے اور اس کے تواتر و سلسلہ کے ہمارے زمانہ میں کونسی شہادتیں موجود ہیں؟ وغیرہ

سوالات مذکورہ بالا موجودات کی ہر ایک چیز کی اصلیت اور اس کے اعتبار کو جاننے کے لئے بغیر کسی مستثنےٰ کے کئے جا سکتے ہیں جس چیز کی بابت یہ سوال اُٹھاؤ گے اُس چیز کی بابت یہی جواب پاؤ گے۔ کہ موجودات عالم کی کوئی چیز تغیر و تبدل سے محفوظ نہیں ہے۔ اس کی ہر ایک چیز ہزار ہا ہزار تبدیلیوں کے ساتھ ہمارے زمانہ میں پہنچی ہے۔ غیر متغیر اور لاتبدیل صرف خدا کی ہی ذات ہے جو موجودات عالم کا اصل و اصول ہے۔ موجودات عالم کی جمیع موجودہ چیزوں کی اصلیت و اعتبار ان کے غیر متغیر و لاتبدیل ہونے پر منحصر نہیں ہے۔ کیونکہ کائنات میں زمین پر اور آسمان کے نیچے کوئی ایسی چیز سوا خدا کی ذات پاک کے تغیر و تبدیل سے نہ محفوظ رہی ہے نہ کسی چیز کی بابت ایسا خیال کیا جا سکتا ہے۔ نہ کوئی چیز ایسی قوی و قادر مخلوقات میں آج تک متحقق ہوئی ہے۔ جو تغیر و تبدلات سے کلی بچنے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکی ہو۔ اس وجہ سے کسی چیز کی اصلیت و اعتبار کا اعتقاد ہمیں اُس کی موجودہ ہستی اور اُس کے موجودہ وجود کی شہادت کی بنا پر کرنا ہے اور موجودات عالم کی موجودہ چیزوں میں مسیحیوں کی بائبل بھی موجود ہے۔ جسکی اصلیت و اعتبار کا فیصلہ اُسکے وجود کی بنا پر کرنا ہے۔

اصلیت و اعتبار کا معیار

وہ شخص جو موجودات عالم کی کسی چیز کے اصل و قابلِ اعتبار ہونے کو جاننا چاہتا ہے۔ اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ کسی چیز کی اصلیت و اعتبار کا معیار مقرر کرے۔ وہ موجودات عالم میں پہلے کوئی ایسی چیز مقرر کرے۔ جو اُس کے مفہوم کی اصلیت اور اس کے اعتبار کی مثال بن سکے۔

ہم ذکر کر چکے ہیں کہ کائنات میں کوئی چیز ایسی متحقق نہیں ہو سکتی جو سائل کے مفہوم کی اصلیت اور اُس کے اعتبار کی مثال بن سکے۔ بغیر کسی مبالغہ و مستثنےٰ کے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے اور پایۂ ثبوت کو پہنچائی جا سکتی ہے۔ کہ موجودات کی ہر ایک چیز ہزار ہا ہزار تبدیلیوں کے بعد زمانہ حاضرہ میں پہنچی ہے کوئی چیز غیر متغیر و لاتبدیل ثابت نہیں ہو سکتی تو بھی ہر ایک چیز اپنی اپنی جگہ اور حیثیت میں اصل اور قابل اعتبار ہے۔

اس مطلب کو سمجھنے کے لئے خود بائبل کے معترض کی شخصیت کو بطور مثال منتخب کرو۔ معترض صاحب تیس یا چالیس سالہ آدمی ہے۔ اُسکی بابت سوال اُٹھاؤ کہ کیا معترض صاحب اصل اور قابلِ اعتبار شخص ہے۔ کیا وہ تغیر و تبدل سے محفوظ رہ کر ہمارے زمانہ تک پہنچا ہے۔ کیا اس کے ابتدائی حجم میں فرق تو پیدا نہیں ہو گیا وغیرہ۔ اگر ان سوالات کا جواب سوچکر دیا جائے تو ہر شخص کو ماننا پڑیگا کہ معترض صاحب بھی اصل اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔ اس کے ابتدائی وزن اور موجودہ وزن میں زمین و آسمان کا فرق ہے اُس کی ابتدائی صورت و شکل میں اور موجودہ صورت و شکل میں کوئی موافقت ہی پائی نہیں جاتی۔ اس کے ابتدائی علم و معلومات میں اور موجودہ معلومات میں انتہا درجہ کا اختلاف ہے۔ اُسکی ابتدائی خوراک و

پوشاک میں اور موجودہ خوراک و پوشاک میں کوئی موافقت ہی نہیں ہے۔ تو بھی معترض صاحب وہی ہیں جو تین چار پونڈ کے وزن کے ساتھ زمانہ ماضی میں اپنے والدین کے گھر نمودپذیر ہوئے تھے۔ آپ کی ابتدائی شخصیت اور موجودہ شخصیت میں کس قدر تبدیلیاں ہوئیں۔ تو بھی زمانہ موجودہ میں اُس کے جان پہچان اور دوسرے لوگ اُسے وہی اصلی اور قابل اعتبار زید و بکر مانتے ہیں۔ جبکی ابتدائی ہستی چراغ لیکر تلاش کرنے سے نہیں مل سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو معترض صاحب کا حال ہے وہی کائنات کی ہر ایک موجودہ چیز کا حال ہے۔ پس معترض صاحب اصلیت و اعتبار کا ہرگز معیار مقرر و قائم نہیں کرسکتا۔ جس کے انداز سے بائبل کی اصلیت و اعتبار کو پرکھ سکے۔

مرحوم و مغفور ڈاکٹر جے۔ سی۔ آر یوئنگ آنجہانی

مکاشفات ۱۴ باب

لکھ مبارک وہ مُردے ہیں جو خداوند میں ہو کے اب سے مرتے ہیں۔ رُوح کہتی ہے کہ ہاں تاکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاویں۔ اور اُن کے اعمال اُن کے ساتھ پیچھے چلے آتے ہیں۔ مکاشفات ۱۴: ۱۳۔

دو عجیب طریقوں سے یہ الفاظ ہیں دیئے گئے ہیں۔

۱۔ یہ باپ کے الفاظ ہیں جو روح سے دہرائے گئے ہیں۔ "میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی۔ رُوح کہتی ہے "ہاں"۔ یوحنا کی نگاہ ایک عجیب نظارے کی طرف لگائی گئی۔ جس کا ذکر پہلی آیت میں کیا گیا ہے کہ "برّہ صیہون کے پہاڑ پر کھڑا تھا اور ایک لاکھ چوالیس ہزار نجات یافتہ اُس کے ساتھ ہیں جو برّے کے پیچھے جاتے ہیں"۔ ایسی حالت میں ایک دھیمی آواز اُس کے کان میں ڈالی گئی جو کہتی تھی "لکھ مبارک وہ مُردے ہیں جو خداوند میں ہو کے مرتے ہیں"۔ تب رُوح کہتی ہے کہ "ہاں"۔

شریعت میں لکھا ہے کہ دو گواہوں کی گواہی کسی سچائی کے یقین کے لئے کافی ہے۔ سو یہاں ہم دو گواہیاں پاتے ہیں۔

اول باپ کی دوم روح القدس کی جو تسلی دہندہ ہے۔ دونوں گواہی دیتے ہیں کہ خداوند میں مرنا خوشی کی بات ہے۔ کیا ہم میں سے کوئی موت کے خیال سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو گواہ موجود ہیں جو بتلاتے ہیں کہ موت کا ڈنک نکالا گیا ہے۔ اور قبر پر فتح حاصل کی گئی ہے۔

۲۔ لکھ۔ جو لکھا جاتا ہے وہ پختہ ہو جاتا ہے۔ زبانی کہی ہوئی بات کی نسبت اُس کے بگڑ جانے کا کم احتمال ہوتا ہے۔ اسی واسطے خداوند نے اسرائیلیوں کو پتھر کی دو تختیوں پر دس احکام اپنی اُنگلی سے لکھ کر دیئے۔ اور اسی وجہ سے بنی اسرائیل کو جبکہ وہ یردن دریا سے پار گذرے تو حکم دیا کہ بڑے بڑے پتھر نصب کرکے اُن پر شریعت کی تمام باتیں لکھی جاویں۔ اسی واسطے ایوب نے خواہش کی کہ اُس کی باتیں لکھی جاویں۔ "کاشکہ میری باتیں اب لکھی جاتیں۔ کاشکہ وہ ایک دفتر میں قلمبند ہوتیں کہ وہ لوہے کے قلم اور سیسے سے پتھر پر نقش کی جاتیں جو ابد تک باقی رہتیں۔ (ایوب ۱۹: ۲۳ و ۲۴) اس واسطے آسمان سے آواز آئی جو کہتی تھی "لکھ" نہ صرف اس کو سنو بلکہ لکھو۔ لوہے کے قلم اور سیسے سے اپنے دل کی تختی پر نقش کرلو۔ "مبارک وہ مُردے ہیں جو خداوند میں ہو کے اب سے مرتے ہیں"۔ اس قول کی عظمت پر خیال کرو۔ یہ کلام سونے سے قیمتی اور شہد سے میٹھا ہے۔ یہ خدا کی نگاہ میں بھی بیش قیمت ہے۔ اسکو اپنے دل کی گہرائی میں جگہ دو۔ اس سے تمہاری زندگی زیادہ سنجیدہ ہوگی۔ اور اس دُنیا کی ظاہری نمائشں کی اُلجھنوں سے محفوظ رہوگے۔ اس سے مخالفت اور آزمائش میں تسلی ملیگی۔ اس سے موت کا ڈنک جاتا رہیگا۔ اور قبر پر فتح حاصل ہوگی۔

اب ان الفاظ پر غور کیجئے۔

۱۔ مبارک وہ مردے ہیں۔

دنیا کہتی ہے کہ مبارک وہ جو زندہ ہیں۔ مگر خدا کہتا ہے کہ مبارک وہ مردے ہیں۔ دنیا کے لوگ محض جو اصول سے چیزوں کا اندازہ لگاتے ہیں۔ مگر خداوند اُن کی حقیقت سے اندازہ لگاتا ہے۔ وہ اُن چیزوں کو اُن کے اصلی رنگ و روپ میں دیکھتا ہے۔ دُنیا عموماً اُن خاندانوں کو جو تندرست۔ طاقتور اور خوشحال ہیں۔ مبارک کہتی ہے۔ مگر خدا برعکس اس کے ہم کو ایسی جگہ لے جاتا ہے۔ جہاں اُس کا ایک پیارا خادم اپنی لمبی وفادار اور جان نثار خدمت کے بعد اچانک اس دُنیا کو چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اُس کے عزیز و اقارب۔ دوست و آشنا اُس کی جُدائی کے غم میں آنسو بہا رہے ہیں۔ وہاں وہ چپکے سے ہمارے کانوں میں کہتا ہے کہ "مبارک یہ مُردہ ہے"۔ پیارے دوستو لمحہ بھر کے لئے خیال کرو۔ کون سا سچ ہے تم یا خدا۔ اصلی بات یہ ہے کہ ہم اس دنیا میں خدا کے ساتھ چلیں۔ اور اُس کی مرضی کو پورا کرتے رہیں۔ مگر خداوند کہتا ہے کہ "مبارک وہ مردے ہیں"۔ ہزاروں خدا پرستوں کا تجربہ ہے کہ اُنہوں نے اس دنیا میں رہتے ہوئے پہچان لیا تھا کہ حقیقی مبارک حالت جبھی موت سے حاصل ہوتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا یہ خیمہ سا خاکی گھر اُجڑ جائے تو ہم ایک عمارت خدا سے پاوینگے۔ وہ ایک گھر ہے جو ہاتھوں سے نہیں بنا بلکہ ابدی اور آسمانی ہے کہ ہم اس میں آہیں



کھینچتے اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے ملبس ہوں "زندگی میرے لئے مسیح ہے اور موت نفع ہے۔ مجھے آرزو ہے کہ چھٹکارا پاؤں اور مسیح کے ساتھ رہوں کہ یہ بہت بہتر ہے۔"

عزیزو ہم میں سے جتنے مرحوم بزرگ ڈاکٹر ڈاؤنگ صاحب سے واقف ہیں جانتے ہیں کہ اُن کے لئے موت کے بعد کی زندگی حقیقی ہو گئی تھی۔ اور وہ اُسی حقیقی زندگی کے لئے اس دنیا میں خدمت کرتے رہے۔

۲۔ سب مردے مبارک نہیں بلکہ وہی جو خداوند میں مرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہر سکینڈ ایک آدمی اس جہان سے کوچ کر جاتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا سب مبارک ہیں جواب ملتا ہے کہ نہیں "مبارک وہ مردے ہیں جو خداوند میں ہو کے مرتے ہیں"۔ اُن میں سے جو ہر سیکنڈ مر جاتے ہیں تھوڑے ہیں جو اس مبارک حالت میں پہنچتے ہیں "تنگ ہے وہ دروازہ اور سکڑی ہے وہ راہ جو زندگی کو پہنچاتی ہے اور تھوڑے ہیں جو اُس میں داخل ہوتے ہیں" وہ جو مسیح کے بغیر مرتے ہیں مبارک نہیں۔ ممکن ہے کہ ہم اُن کی لاش کو اچھی قبر میں رکھیں۔ بڑی شان و شوکت سے اُن کے جنازے کرے جاویں۔ مگر ہم اُن کو مبارک نہیں بنا سکتے۔ جبکہ خدا اُن کو لعنتی کہتا ہے۔ جو ایمان لاتا ہے نجات پاتا ہے اور جو ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم دیا جاتا ہے۔

لفظ "مسیح میں" سے کیا مراد ہے؟

(۱) وہ مسیح کے ساتھ پیوند کئے ہوئے ہیں۔ انسان کی زندگی میں ایک وقت ایسا آتا ہے جبکہ اُسکو خدا کی پاک رُوح سے نئی زندگی حاصل ہوتی ہے اس وقت انسان اپنی تباہ شدہ حالت کو پہچانتا ہے اور تائب اور شکستہ دل لیکر گناہوں کے اقرار کے ساتھ صلیب کے پاس آتا ہے اور معافی اور پاکیزگی کے لئے اپنے تئیں مسیح کے حوالے کرتا ہے۔ اس وقت اُسکو معافی حاصل ہوتی ہے بلکہ وہ رُوح کے وسیلے مسیح کے ساتھ پیوند کیا جاتا ہے اور روز بروز دعا و کلام کے وسیلوں کو استعمال کر کے مسیحی زندگی میں ترقی کرتا جاتا ہے اور پھلدار بنتا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے مرحوم بزرگ ڈاکٹر ینگ صاحب مسیح میں پیوند ہو کر ہر پہلو میں پھلدار ہوتے رہے۔

(۲) **لگاتار قائم رہنا یا استقلال۔** جب کوئی شخص رُوح القدس سے مسیح کے ساتھ پیوند کیا جاتا ہے تو گویا شیطان کے اختیار اور قبضے سے نکلتا ہے۔ اس واسطے وہ اپنا زور اُسکو اپنی طرف واپس لینے میں لگاتا ہے۔ اور ہر طرح کی آزمائش اُس کے سامنے پیش کر کے اُسکو گرانے کی کوشش کرتا ہے اور خدا بھی اُس کو زیادہ سے زیادہ اپنی خدمت کے لائق بنانے کے لئے آزمائشوں کے وسیلے پاک و صاف کرتا جاتا ہے۔ اس واسطے مسیح میں قائم رہنے اور اُس میں بڑھنے کے لئے استقلال کی بڑی ضرورت ہے۔

مبارک حالت کی وجوہات۔

(۱) اب سے۔ اس سے یوحنا نے کی ایذا رسانی کی طرف اشارہ تھا۔ گویا آنے والی مصیبتوں اور تکلیفوں میں قائم رہنے والوں کے لئے اجر کا ذکر ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم پر کونسی آزمائشیں آنے والی ہیں۔ اس واسطے تیار رہوں کہ سخت سے سخت آزمائشوں اور تکلیفوں میں بھی اپنے ایمان کو نہ چھوڑیں۔ بلکہ ایمان کے لنگر یسوع مسیح میں قائم و استوار رہیں۔

(۲) **اپنی محنتوں سے آرام پاتے ہیں اپنی محنتوں سے۔** ہر ایک ایماندار کے لئے اپنی اپنی جداگانہ محنتیں ہیں۔ یہ زندگی آرام و عیش کی زندگی نہیں ہے۔ یہ محنت کی زندگی ہے محنت اپنے تئیں خداوند کے ساتھ قائم رکھنے کی نسبت۔ محنت اوروں کو فائدہ پہنچانے اور اُن کی بھلائی کرنے کی نسبت۔ محنت خدا کا جلال ظاہر کرنے کی نسبت۔ ہماری زندگی کا مقصد یہی ہے۔ جس نے ہم کو یہاں محنت دی ہے۔ وہ جب تک کہ ہماری محنت ختم نہ ہو جاوے آرام لینے نہ دیگا۔ وہ جو اپنے انگورستان میں کام کے لئے بھیجتا ہے۔ ہر ایک کے لئے اُس کو محنت سے آرام دینے کا وقت جانتا ہے۔

محنت سے آرام کا وقت مبارک وقت ہے۔ جو محنت کرتا ہے وہ آرام کے لئے کیسا منتظر رہتا ہے۔ جونہیں محنت کا وقت ختم ہو جاتا ہے ہتھیار چھوڑ کر آرام کرنے بیٹھ جاتا ہے۔

بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر ینگ صاحب نے یہاں کیسی سخت محنت کی اور آخری دم تک سخت محنت کرنے میں وفادار رہے۔ اس واسطے اُن کا حق تھا کہ محنتوں سے آرام پائیں۔ ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ خدا نے اُن کو آرام بخشا۔ اگر کسی سے اُس کی طاقت سے زیادہ محنت کرائی جائے اور آرام نہ دیا جاوے تو وہ ظلم سمجھا جاتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم خدا پرستوں کے اُن کی محنتوں سے آرام پانے پر بعض اوقات بجائے خوش اور شکر گذار ہونے کے رنج و غم کر کے ظاہر کرتے ہیں کہ اس سے اور محنت کرا کر ظلم کیا جاوے۔

(۳) **اُن کے اعمال اُن کے پیچھے چلے آتے ہیں۔** نجات جو خدا کی بخشش ہے وہ تو ایماندار حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن اس سے بڑھ کر وہ اپنے اعمالوں کا اجر بھی پاتے ہیں۔ وہ اپنی محنتوں اور کاموں کا پھل بھی پاتے ہیں۔ یہ پھل

اور سیلوں کی طرح نسلاً در نسلاً نہ صرف قائم رہتا بلکہ بڑھتا بھی جاتا ہے۔ اسی طرح سے ایماندروں کے اعمال کا پھل نہ صرف قائم رہتا ہے۔ بلکہ برابر جاری رہتا ہے اور زمانہ بہ زمانہ آنے والی نسلوں میں سلسلہ وار اپنا کام کرتا جاتا ہے اور وہ اوند اپنے تیز بشوؤں سے عین وقت پر محبت سے اُن کے اعمال کے پھل کاٹتا ہے اور وہ بڑھتے جاتے ہیں۔

این۔ پریم داس

ہندوستان کی پرہیزگاری کی لیگ

ہندوستان کی پرہیزگاری کی لیگ کی کنونیشن کی تیاری جو جنوری ۲۹-۳۱ ۱۹۲۶ء تک دہلی میں ہوگی نہایت تسلی بخش طریق سے ہو رہی ہے۔

اس کے کنونیشن کے پریذیڈنٹ دیوان بہادر ایچ۔ سا مچندر ساؤ پنتولوگارو ایم۔ ایل۔ اے ایڈیر ہونگے۔ خوش قسمتی سے کنونیشن نے اپنے رہنماؤں کے لئے ایک وزنی رائے اور اچھا اثر محفوظ کر لیا ہے۔

سب سے بڑی کارروائی اس کنونیشن میں یہ ہوگی کہ وہ لیگ کو قائم کرے اور اس کے عہدیداروں کا تقرر اور اُس کے قوانین کا انتظام فرمائے۔ ایک پورا دن اس کام کے لئے دیا جائیگا۔ اس کے سوا کئی ایک اجلاس عام بھی ہونگے۔ ان میں سے ایک جلسہ عام دہلی پارک میں ہوگا۔ مضامین جو اس اجلاس میں پڑھ کر سنائے جائینگے اور شائع کر کے تقسیم کئے جائینگے۔ وہ مندرجہ ذیل ہونگے۔

۱۔ ہندوستان میں بے پرہیزی اور پرہیزگاری کی حالت۔

۲۔ صوبہ جاتی اخراجات اور پرہیزگاری۔

۳۔ ہندوستان میں افیون فروشی کا انسداد

۴۔ ہندوستانی سیاستیں اور پرہیزگاری

۵۔ مستورات اور پرہیزگاری

۶۔ مزدور اور پرہیزگاری۔

خاص توجہ پرہیزگاری کے طرز عمل کی حاملہ مشکلات کو حل کرنے کی طرف دی جائیگی۔ ان میں سے مالی مشکلات کا۔ بعض فرقوں کی شراب نوشی کی رسم۔ کی مشکلات کا۔ ان مشکلات کا جو شراب کشیدگی سے متعلق ہیں جو ہند کے بعض صوبوں سے علاقہ رکھتی ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ پرہیزگاری کے متعلق تمام ضروری باتوں پر بحث کی جائیگی۔

جو صاحبان اس بڑے کام میں حصہ لینگے۔ اُن میں سے بعض کے نام نامی اور اسمائی گرامی کا ذکر بطور مثال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مہاتما گاندھی۔ پنڈت مدن موہن مالویہ۔ مسٹر کے نٹراجن ایڈیٹر انڈین سوشل ریفارمر۔ ڈاکٹر ایس۔ کے۔ دتا۔ ایم۔ ایل۔ اے مسٹر سی۔ ایف اینڈروز۔ مسٹر جمنا داس مہتا ایم۔ ایل۔ اے۔ ڈاکٹر اور مسز ڈگوسن۔ سر دیوا پرشاد سروند سکاری۔ اور بہت سے دیگر بزرگ انجمن پرہیزگاری کے حامی۔ جملہ انجمن ہا پرہیزگاری کے نمائندے۔ ہند و برہما اور سیلون سے مدعو ہیں یہ کنونیشن بہ پرہیزگاری پہ ایک ایسی رائے عامہ کا اظہار کریگی جو آجتک نہیں ہؤا۔

(دستخط) ایچ۔ اینڈرسن۔

سہارنپور علم آلہی کا مدرسہ

علم آلہی کا مدرسہ مذکور ستمبر ۱۶ ۱۹۲۵ء بروز بدھ پھر کھلیگا۔ مدرسہ میں سٹوڈنٹ کا کافی شمار موجود ہے۔ کئی صیغوں کے متعلق نئی جماعتیں کھولی جائینگی۔ تین مختلف کورس سیمنری میں فی الحال قائم رکھے جائینگے جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ادنیٰ۔ دیسی زبان کا کورس ان کارندوں کے لئے جو مقررہ گریڈ کے ماتحت ہونگے۔ اُن کی تعلیم کا زمانہ دو سال تک کا ہے۔

۲۔ اعلیٰ دیسی زبان کا کورس۔ اُن طلباء کے لئے جو مڈل پاس یا مڈل کی لیاقت کے ہوں۔ زمانہ تعلیم تین برس تک کا ہے۔

۳۔ انگریزی کورس۔ یونیورسٹی کے گریجوئیٹس کے لئے ہے۔

جو کوئی علم آلہی کے مدرسہ مذکور میں داخل ہونے کی خواہش رکھتا ہو تا کہ مذکورہ بالا کورسز میں سے کسی کورس کو اپنی تعلیم کے لئے پسند فرمائے تو اُسے فوراً اپنی درخواست پادری پی بی رائے صاحب سہارنپور۔ یو۔ پی مدرسہ علم آلہی کے پاس روانہ کرنا چاہئے۔

کٹھوعہ کے زہریلے سانپ

قصبہ کٹھوعہ جو کہ ریاست جموں کا علاقہ ہے جس میں آٹھ دس ہزار آدمیوں کی آبادی ہے۔ اس چھوٹے سے قصبہ میں عموماً دو قسم کے سانپ پائے جاتے ہیں۔ قسم اول جس کو اس کے لوگ سبز کہتے ہیں اور یہ لمبائی میں ڈیڑھ دو بالشت ہوتا ہے اور دوسری قسم کو یہاں کے باشندے پھنگر کہتے ہیں۔ یہی دو اقسام اس جگہ سب سے زہریلی ہیں۔ لیکن قسم اول سب سے زیادہ زہریلی ہے اب آپ صاحبان پر روشن ہو کہ اسی قصبہ میں راقم مضمون امریکن مشن پٹھانکوٹ کی طرف سے مسیح نجات دہندہ کی خدمت کے لئے تیرہ سال سے معہ عیال و اطفال ہے۔ جس کا تیرہ سال کا لڑکا ہے ۱۹ اگست ۱۹۲۵ء کو رات کے دس بجے

اسی نامراد سپیرے نے کاٹ لیا۔ جبکہ یہ لڑکا اپنے مکان کے دوسرے حصے میں جہاں منشی فقیر محمد صاحب محرر مال تحصیل مقیم تھے بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ اسی اثنا میں راقم نے آواز دی کہ بیٹا اپنا بستر لے جا۔ چونکہ اس رات بادل اور اندھیرا تھا یہ ننگے پاؤں آیا اور پھاٹک پر آتے ہی اس موذی کے اوپر پاؤں پڑ گیا اور اس نے فوراً پاؤں کے ٹخنے کے اندر وار ڈنک مارا اور دوسرے دروازہ پر آ کے گنڈل مار کر بیٹھ گیا۔ لڑکے نے سمجھا کہ کوئی کیکر یا بیر کا کانٹا لگا ہو کانٹا نکالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو سانپ زور سے پھنکارا۔ تب لڑکا زور سے چلایا کہ پاپا جی جلدی آؤ۔ راقم بتی اور لاٹھی لیکر دوڑا اور تلاش کر کے لاٹھی سے اُس کا کام تمام کیا۔ اس کے بعد لڑکے کو فوراً شفاخانہ لے گیا۔ اس وقت راقم کے ہمراہ منشی فقیر محمد صاحب اور ایک منجار بنام غلام حسین تھے۔ شفاخانہ جاتے ہی منشی نور نے ڈاکٹر صاحب کو آواز دی کہ جلدی باہر آؤ لڑکے کو سانپ نے کاٹا۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ کھانا چھوڑ کر باہر آئے اور کمپونڈر سے سب سامان تیار کروا کے بدل و جان ہمدردی اور خیرخواہی سے لڑکے کے علاج معالجہ میں مصروف ہوئے۔ لڑکا اس وقت بالکل تندرست ہو چلتا پھرتا کھاتا پیتا ہے۔ ہاں زخم ایک انچ گہرا اور چوڑا تھا جو اب گوشت سے بھر گیا ہے۔ راقم ڈاکٹر جوالا سہائی صاحب کا از حد شکر گذار اور ممنون ہے کیونکہ انہوں نے بڑی ہمدردی سے اور اپنے مہربان ہاتھوں سے بڑی ہوشیاری اور بیداری سے کام کیا۔ اس سے پیشتر راقم نے سانپ کے کاٹے کا علاج اس طرح سے نہیں دیکھا۔ بلکہ یہاں کے باشندے ایسے مریضوں کو بتوں کی مڑھیوں پر لے جاتے اور وہاں کے پجاری ڈھول بجا کے پاگلوں کی طرح خوب ناچتے اور سر ہلاتے۔ اور مریض بچارے گونگے بتوں کی مڑھیوں ہی میں موت کا لقمہ اجل ہو جاتے تھے۔ اور یہ مڑھیاں اکثر اس جگہ بھاشوں کے محلوں میں ہیں اور اکثر بھاشے ہی ناچنے والے ہیں۔ اب راقم سب کو مطلع کرتا ہے کہ جب کبھی ایسا حادثہ گذرے تو بیمار کو شفاخانہ لے جاؤ اور اپنے مریضوں کو گونگے بتوں کی نذر نہ کرو۔

سوہن لعل

پنجاب کے مسیحی شاعر کی یادگار

ناظرین کرام مولوی نصیر الدین نصیر کرنالوی کی وفات حسرت آیات کی خبر نور افشاں کے کالموں میں پڑھ چکے ہیں۔ آپ پنجاب کے مسیحی شعرا میں سے ہیں۔ جن کے نام نامی اور اسم گرامی سے نہ صرف مسیحی جماعت واقف و آگاہ ہوئی۔ بلکہ غیر مسیحی شعرائے نامدار کی ایک جماعت واقف تھی۔ ایک اعتبار سے مولوی نصیر الدین صاحب پنجاب کے پہلے مسیحی شاعر تھے۔ جن کے پاکیزہ کلام اور بلند بینی کا سکہ غیر مسیحی شعرائے پنجاب نے مانا تھا اور جسے وہ اپنی مجالس میں نہایت عزت و احترام کے ساتھ جگہ دیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنی نظم و نثر سے ناظرین نور افشاں کو ہمیشہ خوش کیا۔ اپنی دکھ و بیماری میں۔ اپنی صحت و تندرستی میں اپنے خداوند کی ستائش میں مقدور بھر کچھ نہ کچھ لکھتے رہے۔ ہم اپنے ناظرین کرام سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے مایۂ ناز شاعر کی یادگاری قائم رکھنے کا کم از کم یہ انتظام فرمائیں کہ آپ کی سوانح عمری اس طور سے شائع کرائیں کہ جس میں آپ کی جملہ نظمیں اور کل نثر کے مضامین جمع ہوں۔ اگر ممکن ہو تو یہ کام ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ صاحب حشمت لودھیانوی کے سپرد کریں۔ اس سوانح عمری کی اشاعت کا خرچ ناظرین نور افشاں کے چندہ سے پورا کیا جائے اور مولانا کی سوانح عمری کی ایک کاپی مفت اُن ناظرین نور افشاں کو دی جائے جو اس کی اشاعت کے لئے چندہ بھیجیں۔ چندہ مینیجر نور افشاں لاہور کے پاس بھیجا جائے تاکہ وہ بروقت ضرورت سوانح عمری مذکورہ کی طباعت کے اخراجات مولوی حشمت اللہ صاحب کو دے سکیں یہ صرف ہماری ایک تجویز ہے جس پر ناظرین کرام رائے زنی کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی ناظر اس سے بہتر تجویز کر سکے تو ہم خوشی سے اسکی سننے اور ماننے کو تیار ہیں۔

مسیحی خدام کی سانپوں سے جنگ

اس نمبر میں کسی دوسری جگہ کٹھوعہ کے زہریلے سانپ کے عنوان سے ایک حادثہ کا بیان کیا گیا ہے کہ جناب مسٹر سوہن لعل کے بیٹے کو زہریلے سانپ نے کاٹا پر خدا کے فضل سے اور ڈاکٹر صاحب کی کمال ہوشیاری دور اندیشی اور اُن کے علاج سے آپ کا نوجوان لڑکا بچ گیا۔ وہاں کے ہندو و مسلمانوں نے بکمال امداد بہم پہنچائی۔ جس کے لئے وہ اور ڈاکٹر صاحب ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں +

پر اس کے سوا اسی قسم کا واقعہ جناب پادری سمسون خانصاحب کو بیت لحم میں پیش آیا۔ نہایت زہریلا سانپ رات کو آپ کے بستر پر جو چارپائی پر بچھا تھا جا سوار ہوا۔ پادری صاحب بال بال بچ گئے۔ نہایت مشکل سے اسے مار کر آرام پایا۔ جس کے لئے تہ دل سے ہم خدا کا شکر کرتے ہیں جس نے اپنے خادم کو موت کے حملہ سے نجات بخشی۔ سرزمین پنجاب جو ایک طرف رشک معدن ہے۔ دوسری طرف خطرناک زہریلے سانپوں کا گھر بھی ہے۔ ساکنان پنجاب کو ہوشیار رہنا چاہئے۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیکھئے۔

این۔ایم۔ایس اور ہند کی کلیسیا

ہم یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ این۔ایم۔ایس ہی ایک ایسی سوسائٹی ہندوستان میں قائم ہوئی تھی جو ہندوستان کی ۴۸ لاکھ مسیحی آبادی کو ایک ہندوستانی کلیسیا بنا دیتی۔ ہندوستان کے تمام مسیحی اور تمام مشنری صاحبان راضی تھے کہ یہ سوسائٹی بڑھے اور مشنیں گھٹیں۔ تمام مسیحی این۔ایم۔ایس کی روٹ بننے کو تیار تھے اور آج تک تیار ہیں۔ لیکن بیس برس کی لگاتار کوشش اور زرکثیر کے صرف نے اس کے منتظموں کو خصوصاً پنجاب میں پست ہمت ہی کیا وہ اپنی ایک فیلڈ میں ہی محدود ہے۔ اور کام کو وسعت نہ دینے کی وجہ سے اُن کی ایک فیلڈ کا کام بھی خطرہ میں مبتلا ہو گیا۔ پرشکر کا مقام ہے کہ جب سے پادری ایس۔ این طالب الدین صاحب نے این ایم۔ایس پنجاب کا کام اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اس وقت سے اس سوسائٹی کے کام کو غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی ہے۔ آپنے سوسائٹی کے مقصد و مدعا کو خوب سمجھا ہے۔ پنجاب کی جملہ مسیحی جماعتوں میں دورہ کرتے ہیں۔ جہاں جاتے ہیں وہاں ہی کامیابی پاؤں چومتی نظر آتی ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خدا آپ کے وسیلے سے این۔ایم۔ایس پنجاب کو ترقی بخشے۔ آمین۔

ہمدردان سوسائٹی کی خدمت میں اپیل

سوسائٹی کا علاقۂ خدمت بہت وسیع ہے اور انتظام سواری نہ ہونے کی وجہ سے مشنری کو کماحقہٗ خدمت کا موقعہ نہیں مل سکتا۔ چونکہ سال رواں کے بجٹ میں اس مد کے لئے کوئی رقم منظور نہیں کی گئی تھی۔ لہٰذا جملہ ناظرین کے سامنے دست سوال دراز کیا جاتا اور مبلغ تین صد روپیہ کی فراہمی کے لئے اپیل کی جاتی ہے۔ مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ گھوڑے کے لئے ایکصد روپیہ بقیۂ سال رواں کے اہم اخراجات کے لئے اور پچاس روپیہ ایک پانی کا پائپ لگانے کے لئے جس کی بھی اشد ضرورت ہے۔ امید ہے کہ سوسائٹی کے دوست اس کار خیر میں حصہ لیکر شکر گذاری کا موقعہ بخشینگے ؎

ہم تو کیونکر کہیں کہ للّٰلہ دو
گر عنایت کرو عنایت ہے

تمام رقوم عطیہ مسٹر ڈی۔ زیڈ۔ نجم الدین۔ پراونشل سکریٹری این۔ایم۔ایس وارث روڈ۔ لاہور کے نام بھیجی جائیں۔

خبریں

مقدمہ دو قوبہ موہ پانی پت آج بتاریخ ۹/۲۵ ، بوقت ۲ بجے بعدالت جناب مسٹر واصاحب سپیشل مجسٹریٹ شروع ہوا سرکار کی طرف سے مسٹر رام لال بیرسٹر ایٹ لا اور ملزمان کی طرف سے مسٹر راج کرشن ایم۔ اے بیرسٹر ایٹ لا و فاضل وکیل لالہ رامچندر اگروال ولالہ دیارام دیا بوگنپت رائے ودیا بوکشن چند پیروکار تھے۔ دیگر وکلا صاحبان بھی عدالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پیشتر تعداد ملزمان ۲۹۰ تھی۔ مگر پولیس کے پاس ثبوت نہ ہونے کے باعث سب ملزمان چھوڑ دیئے گئے۔ صرف ۳۰ باقی رہے جو سب حاضر تھے۔ ایک ملزم مسمی مولا غیر حاضر تھا۔ جس پر عدالت نے دفعہ ۳۰ کی کارروائی کا حکم صادر فرمایا۔ عدالت کا رویہ نہایت خلیق تھا۔ آج پولیس کی طرف سے تین گواہ پیش ہوئے۔ جن میں ایک نقشہ نویس تھا اور دوسرے سردار ہرکشن سنگھ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع کرنال اور راجا گل نواز خاں صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول و انچارج سیلد محرم واقعہ پانی پت ہر دو کی شہادت کئی گھنٹے تک رہی جس کا مختصر خلاصہ کل روانہ ہوگا ملزمان کے وکلا صاحبان نے جرح کو محفوظ رکھا اور مقدمہ کل پر ملتوی ہوا۔ (بندے ماترم)

امرتسر ۷ ستمبر۔ مقامی پولیس نے طفیل خزانچی محکمہ نہار کو جو کہ ۱۰ ہزار روپیہ لیکر غائب ہو گیا تھا۔ گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اپر باری دو آب کے تیسرے ڈویژن کے افسر نے اسے محکمہ کے تنخواہ کے بل کا روپیہ خزانہ سے لانے کے لئے اگست کے شروع میں بھیجا تھا۔

اور کہ ملزم نے روپیہ خزانہ سے لیکر بجائے افسر کو دینے کے اپنے پاس رکھا اور مفرور ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے اُس سے ۴ ہزار روپیہ کا حساب لے لیا ہے۔ باقی روپیہ کا حساب ابھی تک نہیں ملا ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند مقدمہ چلایا جائیگا۔

(بندے ماترم)

امرتسر ۷ ستمبر ماد مصو اور ۷ دیگر اشخاص جو کہ نمک منڈی کے رہنے والے ہیں۔ پولیس نے زیر دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند گرفتار کرلئے ہیں۔ اُن کے خلاف یہ الزام ہے کہ اُنہوں نے ایک پارٹی کو ماتم کے موقعہ پر ضربیں لگائیں۔ ملزمان ضمانت پر رہا ہیں۔

(〃)

دو اشخاص کو جو کہ لاہور اور شیخوپورہ اضلاع کے باشندے ہیں زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ایک سکھ کو قتل کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے تیسرا شخص مفرور ہے۔ مقتول کی لاش کے ٹکڑے تقریباً ایک ماہ ہوا شہر کے مختلف حصوں میں پائے گئے تھے مقتول کی شناخت کرنے پر معلوم ہوا تھا کہ وہ مجیٹھ کا ایک سنار ہے اور جب وہ سونا اور چاندی لے جا رہا تھا تو ملزمان نے اُسے پکڑ لیا۔ پولیس نے کرپان اور ٹکوا برآمد کروا لئے ہیں۔ جن سے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزموں نے جرم کا ارتکاب کیا

(〃)



لالہ دنی چند جی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے لیجسلیٹو اسمبلی میں سر باسل بلیکیٹ کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ پنجاب میں انکم ٹیکس ادا کرنے والے ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ ہے ۱۹۲۳-۲۴ء میں یہ تناسب مندرجہ ذیل تھا۔

مسلمان ۱۹۴۵ غیر مسلمان ۱۰۴۱۲۔ لالہ دنی چند نے تجویز کیا کہ انکم ٹیکس کے دفتروں میں ملازمان کی بھرتی محصول دہندگان کے تناسب سے ہونی چاہئے نہ کہ فرقہ وارانہ تناسب سے۔ سر باسل بلیکیٹ نے جواب دیا کہ مجھے اس میں کوئی مطابقت نظر نہیں آتا۔

(ر)

لندن ۸ ستمبر۔ عبد الکریم نے ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ کو اطلاع دی ہے کہ فرانسیسی و ہسپانوی شرائط صلح کبھی بھی اس کے کانوں تک نہیں پہنچائی گئیں۔ پولیٹیکل مطالب کے لئے یہ دروغ بیانیاں کی جا رہی ہیں کہ میں نے ان شرائط کو ٹھکرا دیا۔ یہ کہا کہ وہ شرائط میرے سامنے پیش کی گئی تھیں ایک سفید جھوٹ ہے عبد الکریم نے ریفی ایجنٹ کو ہدایت کی ہے کہ وہ جرنل اسٹیلا سے جو اس وقت طیطوان میں ہے کہہ دے کہ اگر اس قسم کی شرائط پیش کی جائیں کہ جو فرانسیسی و ہسپانوی اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ تو صلح کے لئے گفت و شنید ہو سکتی ہے۔

(ر)

میڈرڈ ۹ ستمبر۔ مراقش سے مندرجہ ذیل کیمونک شائع ہوا ہے:۔

طیطوانی حصۂ محاذ کے مغربی جانب تمام دن جنگ ہوتی رہی اور بنی حسمار میں سخت مقابلہ ہوا۔ یہاں مجاہدین نے پورے زور کے ساتھ حملہ کیا اور جمے رہے۔ اس محاذ پر اسپینی فوجیں جو خاص حملہ کے لئے مخصوص کر لی گئی تھیں جمع کی جا رہی ہیں

پیرس ۶ ستمبر۔ فاس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ دونوں محاذوں پر مجاہدین کی نقل و حرکت بڑھ رہی ہے۔ عین معطوف میں فرانسیسی فوجوں کو مدد پہنچا دی گئی ہے

(ر)

لندن ۸ ستمبر۔ دائی گگاؤنٹ گیرے نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ اگر شمالی عراق میں ترکوں کی حکومت قائم ہو گئی تو اس سے ملک کو آئندہ خطرات کا اندیشہ ہے جو اپنی محدود وسائل کی وجہ سے ان خطرات کا مقابلہ نہ کر سکے۔ مقرر کے خیال میں عراق کو اس کی اپنی قسمت پر چھوڑ دینا درست نہ ہوگا۔ آپ نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ سوڈان کو اس کی اپنی حالت پر چھوڑ دینے سے خرطوم میں اور دوسرے مقامات پر قتل و غارت کا بازار کس قدر گرم ہو گیا تھا۔ اور اگر ہم نے عراق کے متعلق بھی یہی کیا تو اس سے بڑھ کر یہ غلطی ہوگی۔

(ر)

مولانا محمد علی اخبار ہمدرد میں مولانا ظفر علی کے مدینہ جانے کے متعلق . . . . . رائے زنی کرتے ہوئے رقمطراز ہے "لیکن اگر حزب الاحناف حضرات مولانا ظفر علی خاں کے ہمراہ جانے کے لئے تیار ہو جائیں تو "تا بخانہ" پہنچانے کے لئے اس میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ لیکن ہمیں امید نہیں کہ ان حضرات میں سے کوئی آمادہ ہوگا۔ اور جب تک جماعت میں سے کوئی نہ جائے۔ تنہا مولانا کا جانا اس شورش پسند جماعت کے لئے کچھ مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ کے بیان پر یہ جماعت ہرگز اعتماد کا اظہار نہ کرے گی۔

(ر)

شملہ ۹ ستمبر۔ مسٹر این۔ سی۔ کیلکر ڈپٹی لیڈر سوراجیہ پارٹی کونسل آف سٹیٹ کی ممبری کے لئے بمبئی کی سوراجیہ پارٹی کی طرف سے امیدوار ہیں۔

(ر)

قصبہ رسول ضلع بارہ بنکی میں پچھلے دنوں جو فساد ہوا تھا اس کے متعلق اب معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے گیارہ مسلمانوں اور ایک ہندو کو بلوہ کے الزام میں گرفتار کر کے حوالات میں رکھا ہے ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر مکانات میں گھس کر مال اسباب لوٹ لینے کا الزام لگایا گیا ہے۔

(ر)

کلکتہ ۸ ستمبر۔ باگر ہاٹ میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر سین گپتا نے اعلان کیا کہ کانگریس کی ممبری کے لئے دو ہزار گز چرخہ کے سوت کی شرط عنقریب اڑا دی جائیگی۔ اور اس کی بجائے فی کس ۴ ر تا ۸ ر سالانہ چندہ مقرر کیا جائیگا۔

(ر)

بنکورا ۳ ستمبر۔ ویزلین مشن کالج بنکورا کے ۷۰ طالب علموں نے جو اس کالج کے ہوسٹل میں تھے ہیں۔ اس لئے بھوک ہڑتال کر دی ہے کہ پرنسپل اور وارڈن نے ایک بیمار طالب علم کو گھر جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا

(ر)

کلکتہ ۸ ستمبر۔ کلکتہ پولیس نے ایک بنگالی مسمی سرنیدر ناتھ داس کو شبہ میں گرفتار کیا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا ہے کہ سرنیدر ناتھ کو ۱۹۲۳ء میں کلکتہ میں جبکہ ایک بھرا ہوا پستول اس کے قبضہ میں تھا گرفتار کیا گیا تھا۔ اور اسے ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ رہائی کے بعد وہ اپنے

گاؤں میں جو کہ علاقہ باراسات ضلع علی پور میں واقع ہے چلا گیا۔ جہاں کہ وہ کئی مقدمات ڈکیتی میں الجھ گیا۔ اُس کے خلاف کارروائی کی گئی۔ لیکن وہ مفرور ہو گیا۔ ملزم کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا۔

(ر)

قاہرہ ۵ ستمبر ابن سعود نے شاہ فواد کو بذریعہ تار یقین دلایا ہے کہ وہابی مدینہ میں مقدس کا احترام کر رہے ہیں

شاہ علی نے شاہ فواد سے بذریعہ تار امداد کی

(ر)

بمبئی ۸ ستمبر بمبئی کرانیکل کو اطلاع ملی ہے کہ امپیریل بنک کے منتظمان نے بنک کی انڈین سٹاف ایسو سی ایشن کے پریزیڈنٹ اور وائس پریزیڈنٹ کو پروفیسر کے ٹی شاہ کو بلوا کر ہندوستانی بنکوں میں ہندوستانی بھرتی کرنے کے مضمون پر لیکچر دینے کی بنا پر معافی مانگنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ پروفیسر شاہ نے منتظمان کی پالیسی کے خلاف جو ہندوستان نے نسلی امتیاز کے بارے میں اختیار کر رکھی ہے تقریر کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سکریٹری ایسوسی ایشن غالباً بھی اسی وجہ سے مستعفی ہونے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

(ر)

بمبئی ۸ ستمبر ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری صاحب نے بمبئی کرانیکل کے نمائندے کے ساتھ انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ یورپ اور مشرق قریبہ کے اُن علاقوں کے لوگ جہاں اُن کا گذر ہوا رسول کریم کے مقبرے گولہ باری کی خبر پر یقین نہیں کرتے۔ یروشلم کے سب سے بڑے مفتی صاحب کو جبکہ یہ خبر سب سے پہلے ملی اسکے جھوٹ ہونے کا پورا یقین ہے مصر میں لوگ اسے پروپیگنڈا کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ (ر)

احمد آباد ۷ ستمبر سیتری کے ہندو اور خوجہ اصحاب کا ایک ڈیپوٹیشن کل مہاتما گاندھی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معلوم ہوا کہ مہاتما گاندھی نے حادثہ کے بارے میں ایک کمیٹی کی تقرری کے لئے ہدایت کی ہے۔

(ر)

احمد آباد ۸ ستمبر مقامی میونسپل بورڈ نے کل شام اتفاق رائے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس میں مسٹر وی۔ جے۔ پٹیل کو ان کے لیجسلیٹو اسمبلی کا صدر منتخب کئے جانے پر مبارکباد دی گئی۔

(ر)

ملتان ۸ ستمبر انگلینڈ سے ایک چٹھی آئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مسٹر ایف۔ آر۔ ٹاملسن آئی ای۔ ایس پرنسپل گورنمنٹ کالج ملتان جو کہ چند ماہ ہوئے چھٹی پر گئے تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔

(ر)

لیجسلیٹو اسمبلی میں اصلاحات کے سوال پر بحث کے دوران میں گورنمنٹ اور غیر سرکاری یورپین ممبران کی طرف سے ہندوستانیوں کے مطالبہ کی جس طریق پر سخت مخالفت کی گئی ہے اس سے میونسپلٹی کے غیر سرکاری ممبران میں اتفاق پیدا ہو رہا ہے چنانچہ خبر ملی ہے کہ غیر سرکاری ممبران میں یہ خیال جڑ پکڑ رہا ہے کہ بہت جلد ایک باقاعدہ کانفرنس منعقد کر کے سوراجیوں اور دیگر پارٹیوں کے درمیان مشترکہ مقصد اور مطالبہ کے متعلق اتحاد پیدا کیا جائے۔ کسی شاعر نے کہا ہے کہ

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

یہ آثار نہایت مبارک ہیں۔ پرماتما کرے کہ یہ بیل جلد منڈھے چڑھے۔ کیونکہ اس میں ہندوستان کی کامیابی کا راز مضمر ہے (ر)

پورولیا ۸ ستمبر ۲ ستمبر کو استقبالیہ کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر نیل کانت چیٹرجی ایم۔ ایل سی کو سولہویں بہار پراونشل کانفرنس کا جس کا اجلاس ۱۲ اور ۱۳ ستمبر ۱۹۲۵ء کو پورولیا میں قرار پایا ہے۔ صدر منتخب کیا گیا۔

(ر)

تصحیح

کسی گذشتہ نمبر میں منشی غلام احمد قادیانی لکھا گیا ہے۔ مگر اس کے بجائے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پڑھنا چاہئے۔

سیالکوٹ کنونشن

سیالکوٹ تیئسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۳ ستمبر سے ۲۹ ستمبر ۱۹۲۵ء تک ہوگا جس میں خداوند یسوع مسیح کی بادشاہت کا جلال ظاہر کرنے اور دلی خواہشات کو تسلی دینے کے لئے نادر موقع ہوگا تمام اصحاب سے التماس ہے کہ اس جلسہ میں تشریف لاکر اسکی رونق و زینت کو بڑھا دیں و دیگر اپنا نام و پتہ مندرجہ ذیل سرنامہ پر تحریر فرمائیں تاکہ رہنے کا عمدگی سے انتظام ہو سکے۔ اخراجات رہائش ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ رہائش مستورات بنگلہ میں فی عورت ۵ روپیہ
۲۔ رہائش مرداں بنگلہ میں فی کس ۵ "
۳۔ ڈبل پردے کا خیمہ مع دیگر سامان فی کس ۵ "
۴۔ اکیلے پردے کا خیمہ ۱ "
۵۔ طلباء کے جماعت کا کمرہ برائے مستورات۔ فی عورت ۲ "
۶۔ بورڈنگ ہاؤس مستورات کیلئے ۱ "
۷۔ رہائش خانہ اپنی چھولداری بغیر سامان دیگر وغیرہ ۱ "

از سکریٹری کنونشن ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ وھرم سالہ پنجاب



جو ریزولیوشن پاس کئے ہیں۔ اُن کی ایک نقل بھیجنے کی سرپاکریں (کرشن منتری سبھا) اس کا کوئی جواب نہ آیا۔ پھر دوسرا خط بھیجا گیا۔ اس کا بھی جواب نہ آیا۔ اور جب تیسرا خط بھیجا گیا تو اس خط کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا اور جواب دینے کی مہربانی نہ کی۔ پھر اسی مضمون کا چوتھا خط بھیجا گیا۔ جس کے جواب میں کلرک پرادیشک پرتی ندھی سبھا نے ۲۲ مئی کو رقعہ بھیجا کہ "آپ کا خط منتری سبھا کو دکھایا جائیگا اور جو جواب وہ دینگے بھیجدیا جائیگا"۔ اس کے بعد تین ماہ ہو گئے ہیں۔ آج تک کوئی جواب پرادیشک سبھا کی طرف سے نہیں آیا۔ آریہ سماجوں اور آریہ اصحاب کے غور کے لئے یہ خط وکتابت ظاہر کی گئی ہے۔ نتیجہ وہ خود نکال لیں"۔ (پرکاش صفحہ ۔ کرشن منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ لاہور)

مندرجہ بالا مقتبس عبارت سے نتیجہ ظاہر ہے کہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا گوشت خوری کے خلاف نہیں ہے۔

ستیارتھ پرکاش (طبع اول صفحہ ۳۴۴) میں لکھا ہے کہ جب سے مسلمان اور عیسائی وغیرہ کے مذہب جاری ہوئے تب سے اُنہوں نے شراب کا پینا اور گائے وغیرہ کا گوشت کھانا اختیار کیا"۔ اور صفحہ ۳۳۹ پر پنڈت دیانند صاحب ہدایت کرتے ہیں کہ "چونکہ مسلمان اور عیسائی وغیرہ شراب اور گوشت کا استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے اُن کے ہاتھ سے کھانے میں آریوں کو بھی شراب گوشت وغیرہ کے کھانے پینے کے عیب لگ جائینگے۔ لیکن آپس میں آریوں کا ایک کھانا ہونے میں کوئی بھی نقص دکھائی نہیں دیتا۔

اب پرکاش اور آریہ گزٹ سے سوال ہے

کہ وہ اس امر کے ثبوت میں ایسی واقعی شہادتیں پیش کریں۔ جن سے ثابت ہو کہ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے موجودہ حامی سماجیوں کو گوشت خوری کی عادت مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہاتھوں سے پکا کھانا کھانے کی وجہ سے ہو گئی ہے۔ ورنہ وہ بتائیں کہ مسلمانوں اور مسیحیوں پر کیوں عیب لگائے گئے ہیں۔

منقولہ بالا الزامات میں کیا صداقت ہے۔ ہم اپنے بقیہ مضمون کو اگر ضرورت ہوگی تو پھر سپرد قلم کرینگے۔ اب تو صرف یہ دیکھنا ہے کہ کس مسلمان اور عیسائی نے پرادیشک سبھا کو گوشت خوری کے حق میں بولنے پر مجبور ومقہور کر رکھا ہے۔ جب تک آریہ سماج کا آپس میں کھانا ایک نہیں ہوجاتا ان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ مسیحیوں پر گوشت خوری کے متعلق اعتراض کریں۔

نعمان

پلیگ کے متعلق انسدادی تدابیر

محکمہ حفظانِ صحت پنجاب کے قائمقام ڈائرکٹر لفٹنٹ کرنل گل آئی۔ ایم۔ ایس نے صوبہ بھر کے ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں کے افسرانِ صحت کے نام ایک گشتی مراسلت ارسال کی ہے جس میں ان تدابیر حفظ ماتقدم کا ذکر ہے۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے آئندہ موسم سرما میں پلیگ کا قرار واقعی انسداد ہو سکتا ہے۔ یہ تدابیر اس مشاہدہ و تجربہ پر مبنی ہیں کہ اگر کسی علاقہ میں مرض طاعون اپنی انتہائی شدت میں لگاتار نمودار رہے تو وہاں آئندہ سال اس خوفناک وبا کا احتمال باقی نہیں رہتا۔ اس کے برعکس جن مقامات میں پلیگ کا دورہ اپنے وقت معینہ کے بعد شروع ہو یا موسم گرما کی قبل از وقت آمد سے اس کی رفتار تھم جائے تو وہاں آئندہ موسم سرما میں وبائے طاعون کے نمودار ہونے کا اندیشہ یقیناً بڑھ جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انسداد طاعون کا نہایت موثر طریقہ یہ ہے کہ گذشتہ سال جن دیہات میں وبا کی شدت معمول سے کم رہی ہو یا وبا بعد از وقت نمودار ہوئی ہو۔ یا جہاں موجودہ موسم گرما میں بھی چوہے مرتے ہوں وہاں جولائی سے لیکر دسمبر تک چوہوں کو ہلاک کرنے کا کام سرگرمی سے جاری رکھا جائے۔

پلیگ شہروں سے دیہات میں پھیلتی ہے

یہ امر نہایت ضروری ہے کہ چوہوں کو ہلاک کرنے کا کام محض اس قسم کے دیہات تک محدود نہ رکھا جائے جن میں طاعون زیادہ شدت سے نہ پھیلا ہو۔ یا جہاں مرض بعد از وقت نمودار ہوا ہو۔ بلکہ ان کا اطلاق ایسے قصبوں اور شہروں میں بھی لازمی ہے جو عموماً پلیگ کا تختہ مشق رہ چکے ہوں۔ عام مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے کہ وبائے طاعون ہر سال قصبوں اور شہروں سے دیہات میں پھیلتی ہے۔ گذشتہ سال چوہوں کے ہلاک کرنے اور مکانات کی صفائی کے متعلق جو کوشش کی گئی اُسکی کامیابی مندرجہ ذیل اعداد وشمار سے ظاہر ہے۔

اگست ۱۹۲۴ء سے لیکر اپریل ۱۹۲۵ء تک

۱۵۱۶۱۱۲ چوہے ہلاک کئے گئے۔ ۱۴۱۱۶۱ سوراخوں میں دھوئیں کے اثر سے چوہوں کو مارا گیا۔ ۲۳۹۲۷ مکانات کی صفائی کی گئی اور تقریباً گیارہ ہزار دیہات کا طبی معائنہ ہوا۔ ان انسدادی تدابیر کا اجتماعی اثر یہ ہوا کہ گذشتہ موسم بہار میں پلیگ کی شدت میں نمایاں تخفیف ہوئی۔ اس حوصلہ کی بنا پر موجودہ سال میں چوہوں کو نابود کرنے کی کوشش مسلسل طور پر کرنی چاہئے۔

دیہات میں چوہوں کو ہلاک کرنے کا کام

گذشتہ سال کے تجربہ سے اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ جن مقامات کے متعلق پلیگ سے چوہوں اور آدمیوں کی اموات کی بروقت اطلاع نہیں ہوئی

گئی تھی وہاں انسدادی تدابیر نہ کی جاسکیں۔ اور اس لئے وہاں وبا پھیل گئی۔ یہ بھی ضروری ہے کہ انسدادی کام میں سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے دیہات کے خاص حلقے قائم کئے ہیں اور ہر ایک حلقہ جداگانہ علاحفظان [redacted] سپرد کیا جائے۔ اس عملہ کے افراد کے لئے لازمی ہے کہ انہیں چوہوں کے سوراخوں میں دھواں پہنچانے اور چوہوں کو پکڑنے کا کام بخوبی آتا ہو۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ نیم کی پتیاں چوہوں اور پلیگ کے پسوؤں کو ہلاک کرنے میں بہت موثر ثابت ہوئی ہیں۔ بعض ضلعوں میں افسران صحت نے چوہے پکڑنے کے پنجروں کو دیہاتیوں کے پاس فروخت کرنے کا انتظام کیا ہے۔ چوہوں کو ہلاک کرنے کے نقطۂ خیال سے یہ تجویز اس قابل ہے کہ اسے وسیع پیمانہ پر اختیار کیا جائے۔

خاص صورتوں میں صوبجاتی فنڈ میں سے امداد دی جائیگی

مذکورہ بالا مراسلت میں اس امر کو واضح کیا گیا کہ اگرچہ ان انسدادی تدابیر کا مالی بار ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں وغیرہ پر پڑیگا۔ لیکن صاحب ڈائرکٹر محکمہ حفظان صحت پنجاب کی خدمت میں عرضداشت ارسال کرنے پر اگر کوئی ڈسٹرکٹ بورڈ یا میونسپل کمیٹی وغیرہ امداد کی مستحق سمجھی گئی تو اسے صوبجاتی سرمایہ میں سے معقول امداد دی جائیگی۔

اشتہار کتب

حالات النساء السابقہ۔ حوا کی پیدائش اس کی برگشتگی گناہ کی تاثیر۔ حوا کی اولاد کا احوال۔ بی بی سری کا حال۔ خدا کا وعدہ۔ اسحٰق کی پیدائش۔ حضرت لوط کی جورو اور بی بی ربقہ کا قصہ۔ راخیل اور رتیا کا بیان اور موسیٰ کی ہمشیرہ مریم کا قصہ صفحہ ۴۲ – ۱ر

حقیقی عرفان۔ پادری مولوی عمادالدین صاحب ڈی ڈی کے مندرجہ ذیل رسالوں کا مجموعہ۔ دوسرا آدم۔ آدم ثانی سے پیوند۔ مسیح کے فضائل۔ ۱۴۰ پیشینگوئیاں۔ مسیح کے معجزات۔ ۱۴۰ پیشینگوئیاں۔ مسیح کی تقریر غالب۔ موت۔ ایمان۔ نجات۔ آسمانی محبت اور خدا کی بزرگی۔ صفحہ ۱۵۵ – ۶ر

ہوائے زمانہ دوائے زمانہ۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کی عجیب و غریب نظموں کا مجموعہ۔ ان نظموں میں فلسفیانہ رنگت۔ دوسری شعر و شاعری کی کتابوں کی نسبت ایک خاص امتیاز رکھتی ہے۔ صفحہ ۶۴ – ۱ر

حقیقی اسلام۔ اس مختصر رسالہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ حقیقی اسلام صرف مسیحیت ہے۔ صفحہ ۱۴۔ ۱پائی

ہبوط نسل انسانی۔ مصنفہ پادری سلطان محمد صاحب افغان۔ اسلام اور مسیحی مذہب کے درمیان موروثی گناہ کا مسئلہ ایک حد فاصل ہے۔ اگر اس کا فیصلہ ہو جائے تو بہت سا بحث و مباحثہ ختم ہو سکتا ہے۔ پادری صاحب نے اس مسئلہ کو قرآن اور حدیث کی سند سے ثابت کیا ہے اور خواجہ کمال الدین بی۔اے اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے امیر جماعت احمدیہ سے آپ کی پرلطف اور فیصلہ کن بحث لفظ بلفظ درج ہے۔ اب تک مرزائی جماعت اس کے جواب سے عاجز ہے۔ صفحہ ۹۴ – ۴ر

المشتہر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

نور افشاں کی توسیع اشاعت کے سرگرم کوشش کیجئے۔ مینیجر

یونگ کریسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصہ سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اسکی مددگار ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے عہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بوجب انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جز کشا ماعہ سے مالہ تک کر دکو ذل عہ سے صہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر:۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔اے مینیجر نور افشاں ایلیرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ ... چند صاحب پرنٹر کے چھپا۔